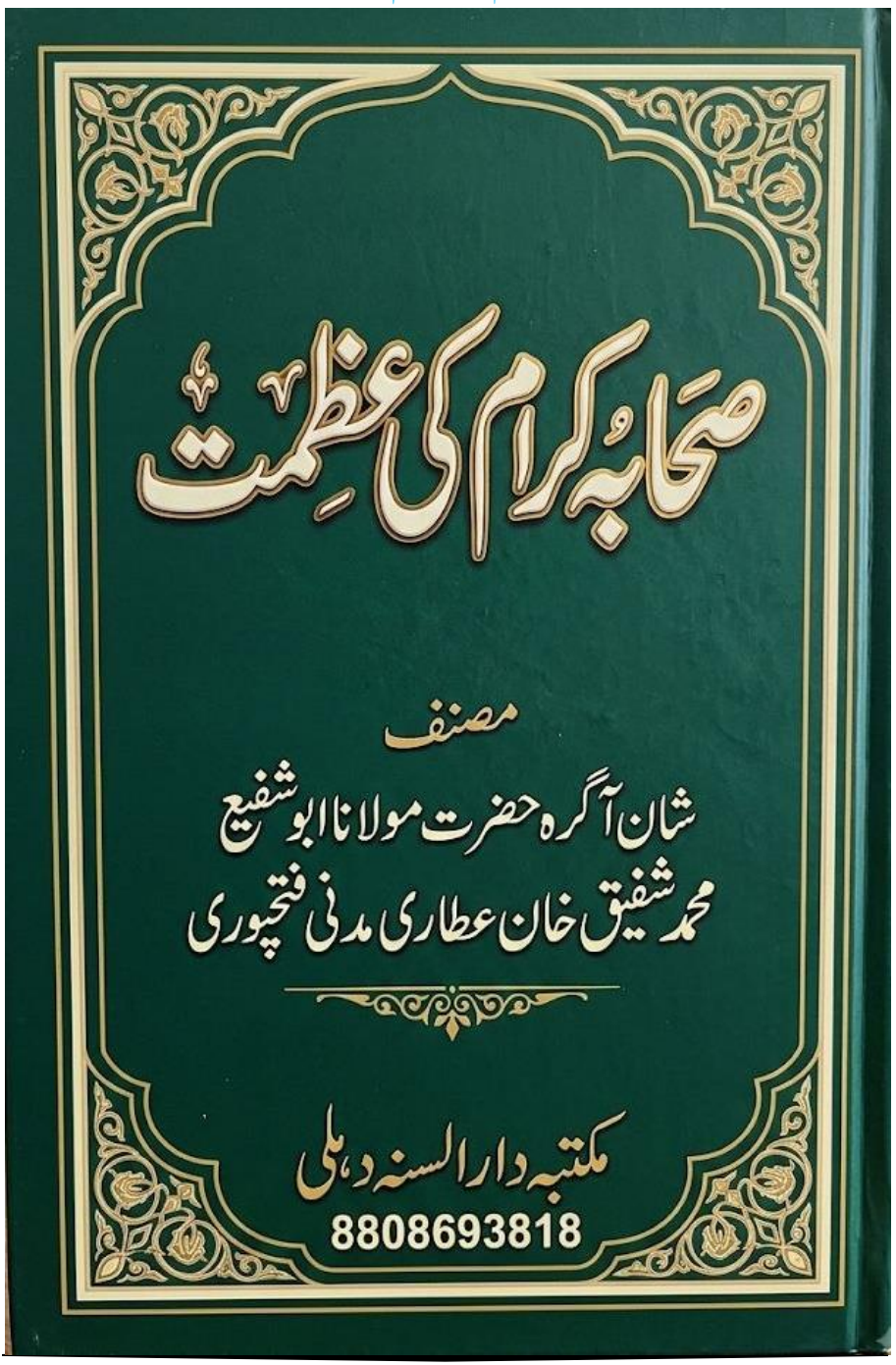
صحابہ کرام کی عظمت
مصنف
شان آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع
محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی
8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و فضائل پر مشتمل کتاب بنام:

صحابۂ کرام کی عظمت

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

(1)۔۔۔صحابۂ کرام کی عظمتیں

(2)۔۔۔صحابۂ کرام کی فضیلتیں

(3)۔۔۔صحابۂ کرام کی تعداد

(4)۔۔۔صحابۂ کرام میں افضلیت

(5)۔۔۔صحابۂ کرام کے بارے میں اہم معلومات

(6)۔۔۔صحابۂ کرام کی قربانیاں

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت و نعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و فضائل پر مشتمل کتاب بنام:

صحابۂ کرام کی عظمت

1448 ہجری 2026 عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 6

نام ونسبت 6

دینی ماحول سے وابستگی 6

آغازِ تدریس وتصنیف 7

خلافت واجازت 7

خدمتِ دین 8

صحابۂ کرام کی عظمت 9

درود شریف کی فضیلت 9

بیان کا موضوع 12

(1)---**صحابۂ کرام کی عظمتیں** 12

قرآن میں صحابۂ کرام کے اوصاف 13

صحابی کی تعریف 14

(2)---**صحابۂ کرام کی فضیلتیں** 14

(3)---**صحابۂ کرام کی تعداد** 19

(4)---**صحابۂ کرام میں افضلیت** 19

عشرۂ مبشرہ 20

(5)---**صحابۂ کرام کے بارے میں اہم معلومات** 20

سوال: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں ایک مسلمان کو کیسا عقیدہ رکھنا چاہیے؟ ... 21

سوال: صحابہ کرام کی لغزشوں پر ان کی پکڑ کرنا کیسا ہے؟ 23

سوال: حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اہلسنّت کا کیا عقیدہ ہے؟ 23

سوال: کیا حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد صحابی ہیں؟ 25

سوال: حضرتِ علی اور امیر معاویہ میں جو اختلاف ہوا اس کے بارے میں اہلسنّت کا کیا نظریہ ہے؟ 25

(6)---**صحابۂ کرام کی قربانیاں** 26

صحابہ کی قربانیاں 26

صحابیات کی قربانیاں 28

مصنف کی کتابوں کا تعارف 34

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَکَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

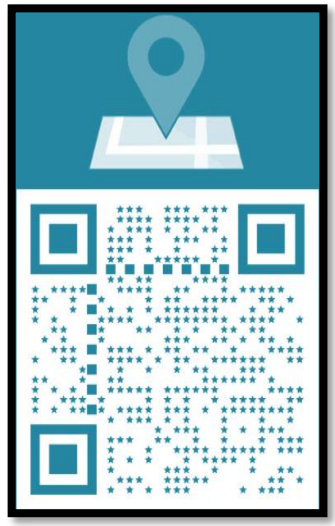

صحابۂ کرام کی عظمت

رضی اللہ عنہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ صحابہ! حضراتِ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی خوش نصیبی کہ وہ کیسے خوش بخت تھے کہ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار سے مشرّف ہوئے، حضور ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے، اور ہر عاشقِ رسول صحابۂ کرام پر رشک کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ مجھے بھی حضور ﷺ کا قرب مل جائے، ان کے ساتھ بیٹھنا نصیب ہو جائے، مگر اب ایسا ہونے سے رہا، کہ ظاہری طور پر وہ رخِ زیبا پر دے کے پیچھے چلا گیا، اعلیٰ حضرت معراج کے سماں کو یاد کر کے آرزو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لِپَٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دن لکھے تھے

اے عاشقانِ رسول! ذرا تصور تو کیجیے نبیٔ پاک ﷺ کا قرب کیسا لطف بھرا ہو گا، یہاں تو مدینے جانے کے لیے تڑپتے ہیں، عاشقوں کو مدینہ ان کے جان و دل سے بھی پیارا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ وہاں مدینے والے تشریف فرما ہیں۔ امیرِ اہلسنت لکھتے ہیں:

مدینہ اس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مرے دلبر مدینے میں

اور عاشقانِ مدینہ جب مدینے جاتے ہیں اور پھر جب ان کی رخصتی کا وقت قریب آتا ہے تو ان سے پوچھو کہ مدینہ چھوڑنا ان کے لیے کیسا درد بھرا معاملہ ہوتا ہے۔ عاشقوں کے امام ،امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ رخصتیٔ مدینہ کے متعلق لکھتے ہیں:

خراب حال کیا دِل کو پُر مَلال کیا
تمہارے کُوچہ سے رُخصت کیا نہال کیا

نہ رُوئے گُل ابھی دیکھا نہ بُوئے گُل سُونگھی
قضا نے لا کے قفس میں شکستہ بال کیا

یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس
سِتم گر اُلٹی چُھری سے ہمیں حلال کیا

چمن سے پھینک دیا آشیانۂ بلبل
اُجاڑا خانۂ بے کس بڑا کمال کیا

اَبھی اَبھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ
یہ دَرْد کیسا اُٹھا جس نے جی نڈھال کیا

مَدینہ چھوڑ کے وِیرانہ ہندؔ کا چھایا
یہ کیسا ہائے حواسوں نے اِختلال کیا

تُو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب
بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

جب عشق کو مدینہ چھوڑنا اتنا شاق ہوتا ہے تو پھر مدینے والے کے قرب سے دور ہونا کیسا دشوار گزار معاملہ ہو گا؟ اب کوئی لاکھ چاہے کہ میں اللہ کے آخری نبی ﷺ کے قرب میں رہوں گا، وہاں سے نہیں جاؤں گا، تمام تر کوششوں کے باوجود وہ قربِ مصطفی ﷺ اب حاصل نہیں کر سکتا۔ مگر اے گھبراؤ مت! قربِ مصطفی ﷺ حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے اور وہ طریقہ یہ کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً۔ میرے عاشقو! غمزدہ نہ ہونا، تم میرا قرب پانا چاہتے ہو تو سنو!" اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ "قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، "اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً" جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ،...الخ، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

میں قرباں اِس ادائے دستگیری پر مِرے آقا
مدد کو آگئے جب بھی پکارا یا رسولَ اللہ

اے عاشقانِ رسول! لہٰذا اگر ہم قربِ مصطفی ﷺ چاہتے ہیں تو مصطفی ﷺ پر خوب درودِ پاک پڑھیں ان شاء اللہ درودِ پاک کی برکت سے قیامت میں مصطفی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا قربِ دلنشین حاصل ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا موضوع

اے عاشقانِ رسول! ذکرِ شہدائے کربلا جاری و ساری ہے، ماہِ محرم الحرام کی جلوہ گری ہے اور آج ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق درج ذیل چیزیں سننے کی سعادت حاصل کریں گے:

(1)۔۔۔صحابہ کرام کی عظمتیں

(2)۔۔۔صحابہ کرام کی فضیلتیں

(3)۔۔۔صحابہ کرام کی تعداد

(4)۔۔۔صحابہ کرام میں افضلیت

(5)۔۔۔صحابہ کرام کے بارے میں اہم معلومات

(6)۔۔۔صحابہ کرام کی قربانیاں

(1)۔۔۔صحابۂ کرام کی عظمتیں

اے عاشقانِ رسول! سید المرسلین، سرورِ معصومین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم امتِ مسلمہ میں افضل اور برتر ہیں، صحابہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اور نصرت

واعانت کے لیے پسند فرمایا اور منتخب فرمایا، ان نفوسِ قدسیہ کی فضیلت و مدح میں قرآنِ پاک میں جابجا آیاتِ مبارکہ وارد ہیں جن میں ان کے حسنِ عمل، حسنِ اخلاق اور حسنِ ایمان کا تذکرہ ہے اور انہیں دنیا ہی میں مغفرت اور انعاماتِ اخروی کا مژدہ سنا دیا گیا۔

قرآن میں صحابۂ کرام کے اوصاف

جن کے اوصافِ حمیدہ کی خود اللہ پاک تعریف فرمائے ان کی عظمت اور رفعت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟ ان پاک ہستیوں کے بارے میں قرآنِ پاک کی کچھ آیات سنیئے اور محبتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اضافہ کیجئے چنانچہ پارہ ۹ سورۂ انفال میں ارشاد ہوا:

اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ(۴)

(پ9، الانفال:4)

ترجمۂ کنزالایمان: یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

پارہ ۱۱ سورۂ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے:

رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔(پ 11، التوبۃ:100)

پارہ ۲۶ سورۂ فتح کی آیت نمبر ۲۹ میں فرمانِ باری تعالی ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۫ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

فِی التَّوْرٰىةِ ۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا (۲۹)

ترجمہ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

صحابی کی تعریف

اے عاشقانِ رسول! آپ کو بتاتا چلوں کی صحابی کسے کہتے ہیں؟ چنانچہ آسان فرض علوم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیان میں پہلا سوال ہی یہی ہے، جس کے جواب میں لکھا ہے:

جس نے ایمان کی حالت میں نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہو اور ایمان ہی کی حالت میں اس کا انتقال ہوا ہو اس بزرگ ہستی کو صحابی کہتے ہیں۔

(القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر ص۹۷)

(2)---صحابۂ کرام کی فضیلتیں

اے عاشقانِ رسول! آیاتِ قرآنیہ کے علاوہ کتبِ احادیث بھی فضائلِ صحابہ کے ذکر سے مالا مال ہیں چنانچہ:

حضرت سیّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سُلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ یعنی میرے صحابہ کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک تَرین لوگ ہیں۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثانی، ۲/ ۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲)

مزید مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد فرمایا: "خَیْرُاُمَّتِیْ اَلْقَرْنُ الَّذِیْنَ یَلُوْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) ہیں پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تبع تابعین) ہیں۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ... الخ، ص ۱۰۵۲، حدیث: ۶۴۶۹)

اور شرح السنہ نامی کتاب میں فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھا ہے: "مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلَحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ یعنی میری امت میں میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے دُرُست نہیں ہوتا۔"

(شرح السُّنۃ، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ رضی اللہ عنھم، ۷/ ۱۷۴، حدیث: ۳۷۵۶)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: جیسے نمک ہوتا ہے تھوڑا، مگر سارے کھانے کو دُرُست کر دیتا ہے، ایسے ہی میرے صحابہ میری اُمّت میں ہیں تھوڑے، مگر سب کی اِصلاح اِنہی کے ذریعے سے ہے۔ ریل کا پہلا ڈبّہ جو اِنجن سے مُتّصِل ہے، وہ ساری ریل کو اِنجن کا فَیض پَہُنچاتا ہے اِنجن سے وہ (پہلا ڈبہ) کھنچتا ہے اور سارے ڈَبّے اُس کے ذریعے کھنچتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۴۳)

بخاری شریف کی حدیث میں فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ اس طرح

ہے: تمہارا اُحد پہاڑ جتنا سونا خَیرات کرنا میرے کسی صحابی کے مٹھی بھر جَو خَیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/ ۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی میرا صحابی تقریباً سَوا سیر جَو خَیرات کرے اور اُن کے علاوہ کوئی مُسلمان خواہ غَوث و قُطب ہو یا عام مُسلمان، پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الٰہی اور قَبولیّت میں صَحابی کے سَوا سیر کو نہیں پَہُنچ سکتا، یہی حال روزہ، نماز اور ساری عبادات کا ہے۔ جب مسجدِ نَبَوِی کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے پچاس ہزار گُنا (یعنی زِیادہ ثواب والی) ہے، تو جنہوں نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب اور دیدار پایا اُن کا کیا پُوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا؟ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۳۵، ملتقطاً)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و شرافت، فضیلت و ہدایت کے بارے میں ایک سچے مسلمان کے لیے صرف اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یہ حدیثِ پاک ہی کافی ہے جس میں ہمارے نبی مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ (کشف الخفاء، الحدیث ۳۸۱، ج۱، ص۱۱۸)

ترجمہ: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الحدیث: ۶۰۱۸، ج۲، ص ۴۱۴)

اللہُ اکبر! اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے اس ارشاد کے ذریعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رہتی دنیا تک کے تمام مسلمانوں کے لیے رہبر و رہنما بنادیا اور فرمادیا کہ اگر ہدایت چاہتے

ہو تو میرے صحابہ کرام کے دامنِ کرم سے لپٹ جاؤ، تم ہدایت پا جاؤ گے۔

مزید مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: سبحان اللہ! کیسی نفیس تشبیہ ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہدایت کے تارے فرمایا اور دوسری حدیث میں اپنے اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کشتی نوح فرمایا، سمندر کا مسافر کشتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رہبری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رہنمائی پر ہی سمندر میں چلتے ہیں۔ اس طرح امتِ مسلمہ اپنی ایمانی زندگی میں اہلِ بیت اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بھی محتاج ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بھی حاجت مند، امت کے لیے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتداء میں ہی اہتداء یعنی ہدایت ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ج۸، ص۳۴۵)

امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

اہلِ سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

اے عاشقانِ رسول! انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد تمام انسانوں میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سے زیادہ تعظیم وتوقیر کے لائق ہیں یہ وہ مقدس ومبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا، دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور تن من دھن سے اسلام کے آفاقی اور ابدی پیغام کو دنیا کے ایک ایک گوشے میں پہنچانے کے لیے کمربستہ ہوگئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ان مبارک ہستیوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو عام کرنے اور پرچم اسلام کی سربلندی کے لیے ایسی بے مثال قربانیاں دی ہیں کہ

آج کے دور میں جن کا تصور بھی مشکل ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روئے زیبا کی زیارت وہ عظیم سعادت ہے کہ دنیا جہاں کی کوئی نعمت اس کے برابر نہیں ہو سکتی اور صحابۂ کرام تو وہ ہیں کہ شب وروز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور آپ ﷺ کی صحبتِ فیض سے مستفیض ہوتے رہے قرآن ودین کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زبان سے سنا اور بے واسطہ اللہ پاک کے اوامر ونواہی کے مخاطب رہے۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو فقہائے صحابہ میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں، آپ ایک موقع پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص راہِ راست پر چلنا چاہے اسے چاہیے کہ ان لوگوں کے راستے پر چلے اور ان کی اقتدا و پیروی کرے جو اس جہاں سے گزر گئے کہ زندوں کے بارے میں یہ اندیشہ موجود ہے کہ وہ دین میں کسی فتنہ اور ابتلا میں مبتلا ہو جائیں اور یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابۂ کرام ہیں یہ حضرات امت میں سب سے زیادہ افضل ہیں ساری امت میں سب سے زیادہ ان کے دل نیکو کار، ان کا علم سب سے زیادہ گہرا، ان کے اعمال تکلف سے خالی، یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی رفاقت وصحبت اور اقامت وخدمت دین کے لیے چنا تو ان کا فضل وکمال پہچانو اور ان کے آثار وطریقوں کی پیروی کرو اور حتی الوسع (یعنی جہاں تک ہو سکے) ان کے اَخلاق اور ان کی سیرت ورَوِش اختیار کرو کہ بے شک یہ لوگ ہدایتِ مستقیم پر قائم تھے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الحدیث: ۱۹۳، ج۱، ص۵۷)

اے عاشقانِ رسول! سنا آپ نے! اللہ پاک نے صحابۂ کرام کو کیسی عظمتوں سے نوازا ہے۔

(3)---صحابۂ کرام کی تعداد

اے عاشقانِ رسول! آیئے اب آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کے بارے میں بتاتا چلوں چنانچہ مدارج النبوۃ نامی کتاب میں عبد الحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:

صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تعداد ایک لاکھ سے زِیادہ ہے ۔ مروی ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں تقریبًا ایک لاکھ چودہ ہزار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج کے لیے مکّۂ مکرّمہ میں جمع ہوئے۔ بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تعداد تقریبًا ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی۔ (مدارج النبوت، ذکر حجۃ الوداع، ۲/۳۸۷)

ملفوظاتِ اعلی حضرت میں لکھا ہے: تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نام معلوم نہیں، جن کے معلوم ہیں (ان کی تعداد) سات ہزار ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ۳، ص ۴۰۰)

(4)---صحابۂ کرام میں افضلیت

اے عاشقانِ رسول! تمام صحابہ کرام کے درمیان افضلیت کا کیا معاملہ ہے؟ لہذا اس کے بارے میں سنیئے چنانچہ فقہِ حنفی کی مایہ ناز اور عالم بنانے والی کتاب "بہارِ شریعت" میں مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: تمام صحابہ میں خلفائے اربعہ یعنی سب سے افضل حضرتِ ابو بکر صدیق پھر حضرتِ عمر فاروقِ اعظم پھر حضرتِ عثمانِ غنی پھر حضرتِ علی المرتضی رضی اللہ عنہم ہیں۔

خُلَفائے اَرْبعہ کے بعد بقیہ عشرۂ مُبَشَّرہ، حضرات حَسَنَیْن (یعنی حضرت اِمام حسن اور حضرت اِمامِ حسین)، اَصْحابِ بدر اور اَصْحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لیے اَفْضَلِیَّت ہے اور یہ سب

قطعی (یعنی یقینی) جنّتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۴۹)

عشرۂ مبشرہ

اے عاشقانِ رسول! یوں تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے بہت سے صحابیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مختلف اوقات میں جنت کی بشارت دی اور دنیا ہی میں ان کے جنتی ہونے کا اعلان فرمادیا مگر دس ایسے جلیل القدر اور خوش نصیب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جن کو آپ ﷺ نے مسجد نبوی کے منبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ ان کا نام لے کر جنتی ہونے کی خوش خبری سنائی۔ تاریخ میں ان خوش نصیبوں کا لقب "عشرۂ مبشرہ" ہے جن کے مبارک نام یہ ہے:

(۱)۔۔۔ حضرت ابو بکر صدیق
(۲)۔۔۔ حضرت عمر فاروق
(۳)۔۔۔ حضرت عثمان غنی
(۴)۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ
(۵)۔۔۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ
(۶)۔۔۔ حضرت زبیر بن العوام
(۷)۔۔۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف
(۸)۔۔۔ حضرت سعد بن ابی وقاص
(۹)۔۔۔ حضرت سعید بن زید
(۱۰)۔۔۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (ترمذی ج ۲، ص ۲۱۶، مناقب عبد الرحمٰن بن عوف)

(5)۔۔۔صحابۂ کرام کے بارے میں اہم معلومات

اے عاشقانِ صحابہ! آیئے اب آپ کو صحابۂ کرام کے بارے میں کچھ اہم باتیں بتاؤں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لیے نہایت ضروری ہے تاکہ وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخیوں سے پاک، صحابۂ کرام کی محبتوں سے لبریز زندگی گزارنے میں کامیاب ہو سکے چنانچہ ”آسان

فرض علوم" نامی کتاب سے چند سوال وجواب سماعت کیجئے:

سوال: کیا کوئی مسلمان عبادت و ریاضت کرکے کسی صحابی کے مَرتبے کو پہنچ سکتا ہے؟

جواب: کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی قُطب چاہے کتنی ہی عبادت کرلے، مرتبہ میں کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا، پس پتا چلا کہ جب کوئی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا تو نبی کے برابر کیسے ہو سکتا ہے۔(القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر ص۹۷)

سوال: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں ایک مسلمان کو کیسا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

جواب: حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ مُتّقی و پرہیز گار اور عادل ہیں ان کا جب ذکر کیا جائے اَدب، محبت اور توقیر کے ساتھ کرنا فرض ہے، تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ جنّتی ہیں، وہ جہنم کی بِھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مُرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، روزِ محشر فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔("المسامرۃ"، ص۳۱۳)(بہارِ شریعت ج۱، ص۲۵۴)

سوال: کسی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں زبان درازی کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کسی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بدعقیدگی یا کسی کی شان میں بدگوئی کرنا انتہائی درجہ کی بدنصیبی اور گمراہی ہے۔ وہ فِرقہ نہایت بدبخت اور بددین ہے جو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ پر لَعن طَعن یعنی بُرا بھلا کہنے کو اپنا مذہب بنائے ان کی دشمنی کو ثواب کا ذریعہ

سمجھے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی بڑی شان ہے، ان کی تکلیف سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا ہوتی ہے۔(القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر ص۱۰۱)

کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے، کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفا کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے، مثلاً حضرت امیر معاویہ اور اُن کے والدِ ماجد حضرت ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ، اسی طرح حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص، و حضرت مغیرہ بن شعبہ، وحضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حتیٰ کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے قبلِ اسلام حضرت سیّدنا سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور بعدِ اسلام اَخبث الناس خبیث مُسَیْلِمَہ کذّاب ملعون کو واصلِ جہنم کیا۔ وہ خود فرمایا کرتے تھے: کہ میں نے خَیْرُ النَّاس وشَرُّ النَّاس کو قتل کیا، اِن میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرّا(یعنی نفرت کا اظہار کرنا) ہے اور اِس کا قائل رافضی، اگرچہ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی، کہ ان کی توہین، بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔("الدر المختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۶۲)(بہار شریعت ج۱، ص۲۵۳)

سوال: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان جو آپسی اختلافات ہوئے ان میں پڑنا کیسا ہے؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم (یعنی آپس میں) جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔(بہار شریعت ج۱، ص۲۵۴)

سوال: صحابہ کرام کی لغزشوں پر ان کی پکڑ کرنا کیسا ہے؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، انبیا نہ تھے، فرشتے نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ اللہ پاک نے "سورہ حدید" میں جہاں صحابہ کرام کی دو قسمیں فرمائیں، (۱)۔۔۔مؤمنین قبلِ فتحِ مکہ اور (۲)۔۔۔مؤمنین بعدِ فتحِ مکہ اور اُن کو (یعنی مکہ فتح ہونے سے پہلے ایمان لانے والوں کو) اِن پر (یعنی مکہ فتح ہونے کے بعد ایمان لانے والوں پر) فضیلت دی اور فرمادیا: "وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى "ترجمہ: "سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرما لیا۔" اور ساتھ ہی ارشاد فرمادیا: "وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ" (پ۲۷، الحدید: ۱۰) ترجمہ: "اللہ خوب جانتا ہے، جو کچھ تم کرو گے۔" تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنتِ بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو اب دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے...؟! کیا طعن کرنے والا اللہ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

("الفتاوی الرضویۃ"، ج۲۹، ص۱۰۰۔۱۰۱، ۲۶۴، ۳۳۶، ۳۶۱۔۳۶۳)

سوال: حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اہلسنّت کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ اہلِ حق، اہلِ خیر اور عادل ہیں اور حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابی ہیں صحیح بخاری میں ہے کہ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: "دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم "ترجمہ: انہیں کچھ نہ کہہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابی ہیں۔

(صحیح بخاری باب ذکر معاویہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۳۱)

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوّل ملوکِ اسلام (یعنی اسلام کے پہلے بادشاہ) ہیں، اسی کی طرف توراتِ مقدّس میں اشارہ ہے کہ:" مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ "ترجمہ: "وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوں گے اور مدینہ کو ہجرت فرمائیں گے اور ان کی سلطنت ملکِ شام میں ہو گی۔" اور ملکِ شام میں بادشاہت حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تھی۔

("المستدرک"، کتاب تواریخ المتقدمین من الأنبیاء والمرسلین، الحدیث: ۴۳۰۰، ج۳، ص۵۲۶)

لہذا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوجِ جرّار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیئے اور خلافت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی اور اس صُلح کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:" إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ "ترجمہ:"میرا یہ بیٹا سیّد ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ پاک اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرادے۔" تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فِسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ، بلکہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزّت جلّ وعلا پر طعن کرتا ہے۔

("صحیح البخاري"، کتاب الصلح، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علي رضی اللہ عنہما: إن ابني ھذا، الحدیث: ۲۷۰۴، ج۲، ص۲۱۴)

آجکل کافی لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہتے اور لعن طعن کرتے ہیں، لہذا ان سے دور رہیں اور کسی بھی صحابی کی گستاخی کر کے اللہ کے

آخری نبی ﷺ کی ناراضی مول نہ لیجئے اور حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ خیال کیجئے کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کی ذات میں کوئی نقص ہوتا تو صحابہ کرام کے دور سے آج تک کی حدیثوں کی کتابوں میں حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی احادیث اور باتیں نہ لکھی جاتیں۔ آپ کو بتاتا چلوں، آپ حدیث کی کوئی سی بھی کتاب لے لیں جس میں صحابہ کرام کی فضیلت کا باب موجود ہو، اس میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر ضرور موجود ہو گا۔ یہاں تک کہ قرآن کے بعد سب سے بہترین کتاب بخاری شریف میں بھی فضیلتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان موجود ہے۔

سوال: کیا حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد صحابی ہیں؟

جواب: جی ہاں! امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، اُن کا مجتہد ہونا حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیثِ "صحیح بخاری" میں بیان فرمایا ہے۔

("صحیح البخاري"، کتاب فضائل أصحاب النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، باب ذکر معاویۃ رضي اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث: ۳۷۶۵، ج۲، ص۵۰۵.)

سوال: حضرتِ علی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو اختلاف ہوا اس کے بارے میں اہلسنّت کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے اور مجتہد سے صواب و خطا (یعنی صحیح اور غلط) دونوں صادر ہوتے ہیں۔ مگر مجتہد کی خطا پر عند اللہ پکڑ نہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیّدنا امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اختلاف اسی قسم کا تھا (یعنی خطائے اجتہادی) اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی ڈِگری (یعنی تائید وسندِ حق) اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مغفرت۔ (بہار شریعت ج۱، ص۲۵۵۔۲۵۶)

(6)۔۔۔صحابۂ کرام کی قربانیاں

اے عاشقانِ صحابہ! شاید آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہو کہ اللہ پاک نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اتنا بڑا مرتبہ اور اتنی عظمت وفضیلت کیوں عطا فرمایا ہے؟

لہذا اس بیان کے آخر میں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی بھی کچھ وضاحت ہو جائے کہ ان حضرات کو اتنی عظمتیں اور فضیلتیں کیوں ملیں؟

پہلی بات تو یہ کہ اللہ پاک جس کو چاہے اپنے انعامات و اکرامات سے نوازے وہ قادرِ مطلق ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ کچھ ظاہری اسباب بھی ہوتے ہیں جو اللہ پاک کے انعامات و اکرامات کے حصول کے سبب بنتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ظاہری اسباب وہ قربانیاں ہیں جو انہوں نے دینِ اسلام کی خاطر پیش کیں، چاہے وہ مالی قربانی ہو یا جسمانی قربانی، روحانی قربانی ہو یا جانی قربانی، خواہشات کی قربانی ہو یا گھر بار کی، صحابہ کرام نے دین کی خاطر تمام طرح کی قربانیاں پیش کی ہیں جس کے کچھ واقعات سنیئے:

صحابہ کی قربانیاں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے راہِ خدا میں سفر کر کے نہ صرف اپنے مال کی قربانیاں دیں بلکہ اس عظیم کام کے لیے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ انہیں ڈرایا گیا، دھمکایا گیا، مارا گیا، سخت گرمیوں کی کڑکتی دھوپ میں تپتی ریت پر لٹایا گیا، بھوکا، پیاسا رکھا گیا، قید کیا گیا، سولی پر چڑھایا گیا اور گلے میں رسیاں ڈال کر گلیوں میں گھسیٹا

گیا اَلغرض ہر طرح سے اَذیت وتکلیف پہنچائی گئی لیکن اس کے باوجود وہ دینِ اِسلام کی ترویج واِشاعت سے پیچھے نہ ہٹے اوراس راہ میں اپنا تن، من، دَھن سب قربان کر دیا گویا وہ ان اَشعار کے حقیقی مِصداق تھے:

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطُم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یارہ جائے وہ پرواہ نہیں کرتے

زباں پر شکوۂ رَنج و اَلم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

اَلغرض ان نُفُوس قُدسیہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سربلندی کی خاطر قربانیاں دیں۔ 10 سنِ ہجری حجۃُ الوداع کے موقع پر کم وبیش 1 لاکھ 24 ہزار صحابہ کرام علیہم الرضوان میدانِ عرفات میں جمع تھے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خطبے کے دوران اِرشاد فرمایا جو حاضر ہیں اِن پر لازم ہے کہ جو یہاں موجود نہیں اُن تک میرے یہ پیغامات پہنچادیں۔ اور اِس وقت مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کے مشہور قبرستان جنّت البقیع میں ایک رِوایت کے مطابق تقریباً صرف 10 ہزار صحابہ کرام علیہم الرضوان آرام فرماہیں۔ ہر صحابی کو مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سے پیار تھا مگر مدینے والے کا مدنی پیغام ساری دُنیا میں عام کرنے کے لیے یہ حضراتِ قُدسیہ ساری دُنیا میں پھیل گئے۔ اور اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیغام کو ساری دنیا تک پہنچا دیا۔

صحابیات کی قربانیاں

حضرتِ سمیہ

صحابہ کے ساتھ ساتھ صحابیات نے بھی اسلام کی خاطر بہت قربانیاں پیش کی ہیں چنانچہ مَشْہُور صحابی حضرت سَیِّدُنا عمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والِدہ ماجِدہ حضرتِ سیِّدَتُنا سُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وہ شیر دِل خاتون ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے شَجَرِ اِسْلَام کی جڑوں کو مَضْبُوط کیا۔ یوں انہیں جہاں اِسلام کی شہیدۂ اوّل ہونے کا اِعزاز حاصِل ہوا تو وہیں یہ شَرَف بھی ملا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا راہِ خُدا میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والی واحِد صحابیہ بن گئیں۔

رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عمّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور شوہر حضرت سَیِّدُنا یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سمیت مکّہ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے تپتے صَحْرَا میں مَقامِ اَبْطَح پر اِیذائیں پاتے دیکھتے تو اِرشاد فرماتے: اے آلِ یاسِر! صَبر کرو! تمہارے لیے جنّت کا وعدہ ہے۔ (اصابہ، ۱۱۳۴۲-سمیہ بنت خباط، ۸/۲۰۹)

اہلِ مکّہ بِالْخُصُوص دشمنِ اسلام ابوجَہْل نے کون سا سِتَم ہے جو ان پر نہ کیا، اسے بس اسی بات سے سمجھ لیجئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سَخْت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا۔

ذرا تَصَوُّر کیجئے کہ جب دھوپ کی گرمی سے لوہے کا لِباس تپنے لگتا ہو گا تو عَرَب میں سُورَج کی تپش اور اس پر لوہے کے آگ برساتے لِباس میں آپ کا کیا حال ہوتا ہو گا۔ مگر قُربان جایئے اس شہیدۂ اوّل کی عَظَمت واِسْتِقَامَت پر! آپ کے دل میں اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت اس طرح گھر کر چکی تھی کہ اتنی سَخْت تکالیف کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْھَا نے اسلام کا دامَن نہ چھوڑا، ایک مرتبہ ابو جَہْل نے نیزہ تان کر انہیں دھمکاتے ہوئے کہا کہ تو کَلِمَہ نہ پڑھ ورنہ میں تجھے یہ نیزہ مار دوں گا۔ حضرت بی بی سُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے سینہ تان کر زور زور سے کَلِمَہ پڑھنا شروع کیا، ابو جَہْل نے غصّہ میں بھر کر ان کی ناف کے نیچے اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں لت پت ہو کر گر پڑیں اور شہید ہو گئیں۔ (جنتی زیور، ص۵۰۸ بحوالہ الاستیعاب، ۳۳۹۷۔ سمیہ ام عمار بن یاسر، ۲/ ۵۳۴)

جب تری یاد میں دُنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دُلہن بن کے قضا آئی ہے

اے عاشقانِ صحابہ! دینِ اسلام کا یہ لہلہاتا کھیت ہمیں ایسے ہی نہیں ملا بلکہ اس کے لیے ہمارے اَسلاف نے بَہُت سی قربانیاں دیں، اپنی جان و مال، گھر بار، بیوی بچے اور دیگر اَعِزّا و اَقْرِبا غَرَض کہ ہر چیز دِیْنِ اِسلام کی ترقّی اور اِعْلائے کلمۂ حَق (یعنی حَق کا کَلِمَہ بُلَند کرنے) کے لیے قربان کر دیا۔ بقولِ شاعر:

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حَق تو یہ ہے کہ حَق اَدا نہ ہوا

حضرتِ نہدیہ اور ان کی بیٹی

ظُلْم و سِتَم کی ان آندھیوں کے آگے سینہ سِپَر ہو جانے والی ہستیوں میں حضرت سَیِّدَتُنا نَہدِیہ اور ان کی بیٹی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما بھی ہیں۔ یہ دونوں بَنُو عَبدُ الدَّار کی ایک عورت کی باندیاں تھیں جو انہیں سَخْت تکلیفیں دیا کرتی اور کہا کرتی کہ میں کبھی تمہیں آزاد نہ کروں گی اور یہی سُلُوک جاری رکھوں گی، اگر اس سے چھٹکارا چاہتی ہو تو توحید کا اِنْکار کر دو یا پھر یہ بھی ہو سکتا

ہے کہ تمہارا ہم مَذْہَب کوئی شخص تمہیں خرید کے آزاد کر دے۔ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَاللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس سے گزرے تو وہ عورت اس وَقْت بھی انہیں یہی کہہ رہی تھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے اُمِّ فلاں! انہیں آزاد کر دو۔ وہ بولی: آپ نے ان دونوں کو بگاڑا ہے آپ ہی آزاد کریں۔ چُنَانْچِہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ (سبل الھدی والرشاد، الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین...الخ، ۲/ ۳۶۱ ملخصًا)

حضرتِ امِ عبیس

حضرت سَیِّدَتُنا بی بی اُمِّ عُبَیْس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بھی دین کی خاطِر بَہُت مَظالِم بَرْدَاشْت کئے۔ یہ بنی زُہرہ کی باندی تھیں اور ان کو بھی کافِروں نے بَہُت ستایا، بے حد ظُلْم و سِتَم کیا۔ بِالْخُصُوص اَسْوَد بن عبدِ یَغُوث آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو سَخْت تکالیف پہنچاتا اور ظُلْم و سِتَم ڈھاتا۔ (اصابہ، ۱۲۱۶۳۔ ام عبیس، ۸/ ۴۹۱ ملتقطًا)

حضرتِ زنیرہ

اللہ کو وَحْدَہ لا شَرِیک ماننے اور حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لانے کی پاداش (یعنی جُرْم) میں اَذِیَّتوں کی سنگلاخ چٹانوں کا سامنا کرنے والی ایک صحابیہ حضرت سَیِّدَتُنا زِنّیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا باندی تھیں۔ اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَاللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خرید کر آزاد فرمایا اور کفّار کے ظُلْم و سِتَم سے نجات دلائی۔ چُنَانْچِہ مَرْوِی ہے کہ:

حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق رَضِیَاللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جو کہ ابھی تک ایمان نہ لائے تھے) اور ابو جَہْل آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو سَخْت تکالیف دیتے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی

آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ اس پر ابو جَہْل لعین نے کہا: تیری یہ حالَت لات و عزّیٰ (یعنی کفار مکہ کے بتوں) نے کی ہے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے صَبر و اِسْتِقَامَت اور جُرْأَت بھرا جواب دیتے ہوئے کہا: لات و عزّیٰ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کی پوجا کون کرتا ہے؟ یہ آزمائش تو میرے رب کی طرف سے ہے اور میرا مالِک و پروردگار میری بینائی لوٹانے پر قادِر ہے۔ چنانچہ اگلی ہی صُبْح اللہ نے آپ کی آنکھیں روشن فرمادیں۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین...الخ، ۲/ ۳۶۱ ملتقطًا و ملخصًا)

حضرتِ لبینہ

دِیْنِ اِسْلَام کی خاطِر مصیبتوں کے پہاڑ کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جانے والی ایک پاک طِینَت صحابیہ حضرت سَیِّدَتُنا لُبَیْنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بَنِی مُؤَمَّل کی باندی تھیں۔ اِبْتِدائے اِسْلَام میں ہی اِسْلَام کی حَقّانِیَّت کا نُور ان کے دِل میں چمک اُٹھا اور یہ دَامَنِ مصطفےٰ سے وَابَسْتہ ہو گئیں، کفّارِ مکّہ نے ان پر بھی ظُلْم و سِتَم کی اِنْتِہا کر دی۔ چُنَانْچِہ مَنْقُول ہے کہ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا مُشَرَّف بہ اِسْلَام ہوئیں تو حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جو ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دینِ اسلام چھوڑنے پر سَخْت سزائیں دیتے اور اتنا مارتے کہ مارتے مارتے خود تھک جاتے اور کہتے: میں تجھے کہیں کا نہ چھوڑوں گا۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا جواب میں کہتیں: اے عمر! اگر اللہ کے سچے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی کرے گا۔ آخِر کار جب ظُلْم و سِتَم بڑھتے گئے تو حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو بھی خرید کر آزاد کر دیا۔

(سیرت ابن ھشام، مباداۃ رسول اللہ ...الخ، ذکر عدوان...الخ، المجلد الاول، ۱/۲۰۴ مفھومًا)

اے عاشقانِ صحابہ! صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کہ یہ قربانیاں ہی ہیں جس کے بدلے اللہ پاک نے انہیں دنیاوآخرت میں عزت وکرامت سے سرفراز فرمایا۔اور مصطفی جانِ رحمت، شمع بزم ہدایت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے جابجا ان کی عظمت وشان بیان فرمائی۔ چنانچہ:

حضرت سیّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ مکرّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اللہ پاک نے میرے صحابہ (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُم) کو نبیوں اور رسولوں (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے علاوہ تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔“ (مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللہ، الحدیث: ۱۶۳۸۳، ج۹، ص۷۳۶)

حضرت سیّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو میرے صحابہ (رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) میں سے کسی کو بھی برا کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔“

(المعجم الاوسط، الحدیث ۱۸۴۶، ج۱، ص۵۰۰)

ایک حدیثِ پاک میں یہ مضمون بھی موجود ہے: ”جس نے میرے صحابہ کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ (دنیا یا آخرت میں) اس کی پکڑ فرمائے۔“

(مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثانی، الحدیث: ۶۰۱۴، ج۲، ص۴۱۴)

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں صحابہ کا سچا غلام بنائے، ان کی برکتوں سے فیضیاب فرمائے، ان کی عزت واحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سرتاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے
اس QR Code کو Scan کیجیئے